

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی۔

عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۸ء

قسط (۱۹)

مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نو عمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈاریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزاء و اقارب اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر درج ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۳۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈاریوں پر سرسری نگاہ ڈالی مئی تو معلوم ہوا کہ جانبِ اوجہ دورانِ مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی مہارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی مجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نمچڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے حطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی سلیس اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

لاہور میں مسلک اہل حدیث کے علماء اور جامعہ اشرفیہ کے مولانا ضیاء الحق سے ملاقاتیں:
۶ مئی: ساڑھے سات بجے لاہور پہنچا ماہنامہ منہاج کے دفتر واقع بھائی گیٹ میں براہِ دم عزیز الرحمن حیدری سے ملاقات ہوئی۔ چائے کے بعد قدرے آرام کیا پھر شایمار باغ دیکھنے گئے۔ ۲ بجے واپسی ہوئی مدرسہ تقویۃ الاسلام کا معائنہ کیا اور مسلک اہل حدیث کے مولوی عطاء اللہ حنیف اور مولانا داؤد غزنوی وغیرہ سے ملاقاتیں ہوئیں، ظہر کے بعد نور افشاں نامی ہوٹل میں قیلولہ کیا اور پھر بعد العصر شای جامع مسجد اور مزار اقبال پر حاضری ہوئی۔
جامعہ اشرفیہ میں مولانا ضیاء الحق صدر مدرس کے ہاں چائے اور شربت سے توضیح کی گئی ان کے ساتھ

دیر تک مجلس رہی۔

جامعہ اشرفیہ کے بانی مفتی محمد حسن سے استفادہ اور ان کی شفقتیں:

۷/رمی: صبح سردار محمد خان نیازی سے بوساطت ڈی سی پشاور جناب نور القمر طے ایجوکیشن سیکرٹریٹ گیا، وہ نہ ملے پھر وہاں لائسنس گارڈن (ہاؤس جٹا گھر) کی سرسری سیر کی۔ پھر ویزہ آفس گیا، فارم پُر کرنے پر معلوم ہوا کہ فارم جمع کرنے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ ۹ بجے تک فارم لئے جاتے ہیں۔ مفتی محمد حسن صاحب سے ۳ بجے ملاقات ہوئی۔ بڑی شفقت اور خلوص و محبت کا اظہار فرمایا اپنے ساتھ چار پائی پر بٹھا کر ہنسی مذاق بھی کیا پھر قرآن پاک کی چند آیات کا مطلب و تفسیر احقر اور اپنے صاحبزادہ ولی اللہ کو سمجھایا، ملفوظات تھانوی سننے کی سعادت بھی ۵ بجے تک حاصل کی، پھر مفتی صاحب نے اپنے لڑکوں کو بلا کر میرے ویزے کے امور نمٹانے اور معاونت کرنے کی ہدایات دیں۔ مفتی صاحب کل صبح سویرے ایبٹ آباد جائیں گے، لہذا ان سے رخصت لی انہوں نے مجھے حضرت تھانوی کے ملفوظات اور رسائل کا ۲۵ کتابوں کا سیٹ تحفۂ عنایت فرمایا۔

مولانا عبدالرحمن اشرفی اور مولانا عبید اللہ کی رفاقتیں:

جامعہ اشرفیہ گیا مولوی عبدالرحمن کو سردار محمد خان نیازی وزیر محنت سے سفارش کرنی تھی، لیکن وہ لیٹ آئے اس لئے وہ نکل کئے تھے۔

شام کے بعد مولوی عبدالرحمن نے مجھے جامعہ کے نئی تعمیرات واقع مسلم ٹاؤن دکھلائے، بہترین بڑی لمبی چوڑی عمارتیں ہیں، جامع مسجد اور درسگاہیں اس وقت زیر تکمیل ہیں رات کو بھائی دروازہ کے آس پاس تفریح کی اور جناب سید نور ہادشاہ اور برادر محمد سعید الرحمن کے نام خطوط لکھے۔

۹/رمی: گلبرگ میں آج پتہ چلا کہ ڈاکٹر خان صاحب، وزیر اعلیٰ ون یونٹ مغربی پاکستان کو صبح قتل کر دیا گیا ہے۔ جامعہ اشرفیہ میں کچھ دیر تک مولانا عبید اللہ اور مولوی عبدالرحمن صاحب کے ساتھ ٹھہرا پھر جامعہ اشرفیہ کے ایک طالب علم غلام حسین جو ہر مردانی کی معیت میں مولانا ابوجمہ سے ملنے گئے۔ ان سے ملاقات خوب رہی، کھانا وہیں کھایا موصوف نے ویزہ کے حصول میں تعاون کرنے کا وعدہ کیا، نماز جمعہ نیلا گنبد میں مولوی گل محمد صاحب کی امامت میں پڑھی ظہر کے بعد صاحبزادہ عبدالرحمن کے گھر میں رکا پھر کاشانہ ادب انارکلی میں مولوی محمد حسن دوکاندار جن کا تعلق ہی سے ہے نور الحق دامانی کے ہاں گیا، مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ شام کو میں صوفی صاحب (جو اکوڑہ خٹک کے ایک روحانی پیر ہیں) کی دعوت میں بھائی گیٹ گئے۔ جمعیت علماء اسلام کے دفتر میں مولانا مجاہد الحسنی مولانا تاج الدین انصاری، اور مولانا غلام غوث ہزاروی سے بعض احباب کی معیت میں ملاقاتیں ہوئیں۔

۱۰ ارمی: صوفی صاحب آف اکوڑہ ٹنگ کی دعوت چائے پر سلطان جان ایڈوکیٹ کے ہاں کشمیری گیٹ گیا۔
شیخ الشفیر حضرت لاہوری کی مجلس میں شرکت اور تصدیق نامہ لیتا:

مولانا احمد علی لاہوری مدظلہ سے ملنے گیا کچھ دیر تک ان کی مجلس میں رہا، انہوں نے تصدیق نامہ لکھ کر دیا پھر فضلاء
حقانیہ جو کہ حضرت لاہوری کے ساتھ شریک دورہ تفسیر ہیں سے ملاقات کی، ان کے کمرہ میں آرام بھی کیا۔ جامع
عہد وزیر خان بھی دیکھنے گیا۔

سردار محمد خان نیازی وزیر صحت سے ملاقات:

دفتر منہاج سے فون پر جناب سردار محمد خان نیازی سے رابطہ کیا اور ان کے گھر واقع بالمقابل گورنمنٹ ہاؤس پہنچا
انہوں نے شیخ حسام الدین کے ذریعہ گفتگو اور کام کرنے کا وعدہ کیا۔ شام کی نماز داتا گنج بخش کی مسجد میں پڑھی۔
شاہ عبدالقادر رائے پوری سے ملاقات:

۱۲ ارمی: صبح صوفی عبدالحمید کی کوٹھی (بنگلہ) میں سیدنا شیخ عبدالقادر رائے پوری سے ملنے کی سعادت حاصل
ہوئی، بڑی محبت اور شفقت سے گفتگو فرمائی۔ میں دارالعلوم اور اپنے لئے دعا کی درخواست کی۔ دیوبند جانے کی
مبرا آزمائش دو کاسن کرنا رانگی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہندوؤں کی مٹیں ساجتیں کرتے دھکے کھاؤ گے اور اب یہاں
اور وہاں کا قصہ برابر ہے۔ یہاں پڑھاؤ اور خوب پڑھاؤ اور آگے بڑھتے جاؤ، اچھے آگے بڑھو کہ بہت بڑے عالم
بن جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ وہاں تمہارا جانا چاہتا ہوں، فرمایا کہ خود بزرگ بن جاؤ کہ لوگ کہیں کہ سچ الحق کے
پاس تمہک کے لئے جاتے ہیں۔ ہنسی مذاق فرماتے رہے، کافی نصیحت کی، پھر میں نے دین کا خادم بننے کی دعا کی
درخواست کی تو فرمایا کہ محنت کرو اور خوب پڑھاؤ، جب دین کے خادم بنو گے۔ اب جبکہ اکثر کتابیں پڑھ لی ہیں تو
چاہیے کہ اپنے والد صاحب کی مہمانی میں پڑھاؤ، پھر دارالعلوم کے متعلق گفتگو فرمائی، ہمارے آہاکی اور خاندانی پس
منظر وغیرہ کا پوچھا اور پھر کہا کہ ایک ہی قصبہ میں دو مدرسے کیوں بنا رکھے ہیں۔ یہ بھی کہا کہ تم تو خود بڑے بزرگ
لوگ ہو کیوں مارے مارے پھرتے ہو، عجیب بھولے بھالے آدمی ہو، میں نے حضرت مدنی صاحب کا تذکرہ کیا کہ
جوہ ہمارے علمی مرکز اور محور عقیدت ہیں ان کا مرتد وہاں ہے اس پر حاضری کا شوق دامن گیر ہے۔

مولانا مودودی، مولانا داؤد غزنوی اور مولانا عبدالحکیم صاحب سے مجلس:

۱۳ ارمی: صبح ویزہ آفس گیا، چر دیدی نے کمرانا کے نام خط دیا، لیکن وہ ویزہ آفس میں نہ ملے، لہذا پھر دفتر
منہاج آیا وہاں آرام کیا۔ پھر اجمرہ میں عزیز الرحمن اور ابراہیم صاحب (جو اس وقت منصورہ کے مرکزی دفتر کے
اہم امور کے انچارج ہیں) کی معیت میں مولانا مودودی سے ملے، ان سے مختصر گفتگو کی، مدرسہ تنویر الاسلام میں

مولانا داؤد غزنوی سے بھی ملاقات ہوئی۔ عزیز الرحمن صاحب کے والد مولانا عبدالحکیم کے ساتھ بڑی موثر اور کارآمد مجلس ہوئی انہوں نے مولانا سیف الرحمن فتح پوری کا تذکرہ کیا اور بہت روئے کہا کہ وہ میرے مشفق استاد تھے و جدتہ بحرأ فی العلوم۔ کھانا ابراہیم صاحب کے ہاں کھایا۔ شام کو عزیز الرحمن صاحب کے والد مولانا عبدالحکیم حیدر محمد واپس ہوئے ہم ان کے ساتھ سٹیشن گئے لاہور سٹیشن کی سیر کی۔

تحصیل ویزہ ہند کی تک و دو اور مولانا رسول خان کے درس میں شرکت

۱۴ مئی صبح عزیز کے ساتھ ویزہ آفس گیا، چتر ویدی سے ملاپتہ چلا کھڑا صاحب کی تبدیلی ہوئی ہے۔ سردار محمد خان نیازی سے ملا، انہوں نے والٹن ہوائی اڈہ حمید کوفون کیا، وہ جمعہ کے روز آگے کہیں گئے اس کے بعد پاکستان ٹائمر کے منیجر خواجہ عزیز الرحمن سے ملا۔ انہوں نے ہائی کمشنر بھارت کے نام (سفارشی) رقعہ دینے کا وعدہ کیا پھر مسجد نیلا گنبد مولانا خیر اللہ سے ملے گیا، کچھ دیر جامعہ اشرفیہ میں محدث عصر مولانا رسول خان ہزاروی کے درس ترمذی میں شرکت کی۔ جہاں عزیز الرحمان صاحب کے دوست رہتے ہیں علامہ مشرقی کا مکان دیکھنے اچھرہ گیا۔ جماعت اسلامی کے مرکزی مکتبہ میں ایک گھنٹہ گزارا۔ شام کے بعد مینٹک ہوٹل میں مولانا حنیف اللہ ندوی اور مولانا اسحاق بھٹی کے ساتھ دو گھنٹہ تک گفتگو رہی۔ رات مولانا اسحاق کے ہاں گزاری۔ (مولانا اسحاق اس وقت عظیم مورخ مصنف ہیں)

۱۶ مئی: ہوائی اڈہ والٹن گئے۔ زید اے خان کھروانا سے فون پر رابطہ کیا اور خط بھی دیا۔ وہاں سے پاکستان ٹائمر کے دفتر گئے تھے۔ دو بجے تک ان کے انتظار میں بیٹھا رہا لیکن نہ مل سکے۔ آج شام کو ان شاء اللہ واپسی کا ارادہ ہے۔ ساڑھے سات بجے شام کو اسٹیشن آیا، عزیز اور مولوی تاج الرحیم دیروٹی رخصتی کے لئے اسٹیشن تک ساتھ آئے۔ رات کو ٹرین میں مولانا بھاشانی سے ملاقات ہوئی۔ جو ڈاکٹر خان کی تعزیت کیلئے جا رہے تھے۔ فی الحال مقصد تحصیل ویزہ میں برضائے خداوندی کامیابی نہ ہو سکی، کاغذات اور پاسپورٹ عزیز الرحمن صاحب کو چھوڑ دیئے۔ ان شاء اللہ وہ جدوجہد کر کے مجھے مطلع کر دیں گے۔ امید ہے کامیابی ہوگی۔ و ما ذلک علی اللہ عزیز

مولانا عبدالغفور عباسی محبت و شفقت و نصائح سے بھرپور خط

۲۸ مئی: سیدی و مرشدی حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور مدنی کے مکتوبات گرامی مدینہ منورہ سے حضرت والد ماجد اور اس سراپا گناہ و تقصیر کے نام شرف صدور ہوئے۔ یہ مکتوب مبارک بصیرت و حکمت، نصیحت اور معرفت و حرز جان ہدایت اور توجہات خصوصی پر مشتمل ہے۔ فاللہم للہ علی فالتک یہ خط دو ذیقعدہ ۱۴۳۷ھ کو مدینہ منورہ سے لکھا گیا۔ حضرت مرشدی کے مکتوب مقدس کے چند جملے سعادت و تبرک و استشاد لآخرة و ذخیرہ عقبی کے طور پر لکھتا

ہوں تاکہ کاغذی سطح پر بھی محفوظ رہے۔

”برخوردار یہ دنیا فانی ہے حیات مستعار ہے زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں لہذا جہاں تک ہو سکے علم کے حصول میں کوشش کرو۔ اور ان علوم کو زیادہ توجہ دو جو نہایت اہم ہیں۔ علم حدیث و تفسیر و فقہ اہم علوم میں سے ہیں۔ اور حفاظتِ دین کے ذرائع ہیں جس کتاب کا بھی مطالعہ کرو مطالعہ سے پہلے اول و آخر تین تین دفعہ اللھم نور بالعلم قلبی واستعمل بطاعتک ہدیٰ پڑھا کرو۔ ان شاء اللہ ذہن کھل جائے گا اور انشراح صدر کے لئے نماز عصر کے بعد سورۃ الم نشرح سات مرتبہ پڑھا کرو اس کے پڑھنے سے شرح صدر حاصل ہوگا۔ ذکر قلبی کی مداومت کرو اگرچہ تہوار ہو اور رابطہ محبت اس فقیر کے ساتھ قائم رکھو۔..... چونکہ آپ سے فقیر کا قلبی تعلق ہے اور دل چاہتا ہے کہ آپ حضرت مولانا کے صحیح جانشین اور خلف صالح بن جائے اللہ تعالیٰ آپ کو علم نافع ظاہر و باطن کا نصیب فرماوے۔ اور والدین کا سچا خادم اور مطیع بنادے۔ اس لئے یہ چند باتیں لکھ دی ہیں اور فقیر بھی خلوص دل سے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کو ذکر کے انوار سے منور فرمادے اور وسوسوں و خطرات کو دور کر دے۔ جب وسوسوں کا غلبہ ہو تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھا کریں۔“

۲۹ مئی: جناب مولانا عبدالعظیم صاحب آج حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہوئے۔ بندہ بھی انک تک ان کیساتھ گاڑی میں گیا۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کو دستی جواب بھی بذریعہ عبدالعظیم صاحب ارسال کیا۔ واپسی پر رات جہانگیرہ میں گزاری۔ عبید الرحمن اشفاق اور عبدالقوی کے ساتھ رات کو گفتگو و مجلس رہی۔ مولانا شیر علی شاہ بھی ساتھ تھے۔

عاشق رسول مولانا الحاج محمد امین صاحب کا سانحہ ارتحال:

۳۱ مئی: مجاہد اسلام شیخ طریقت جانشین حاجی صاحب ترنگزئی مولانا الحاج محمد امین صاحب آف عمر زئی انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ۴ بجے سپرد خاک کئے گئے حضرت والد صاحب و دیگر علماء کرام نے جنازہ میں شرکت کی۔

☆ الجمعۃ دہلی کو ششماہی چندہ میں روپے الفرقان کو سالانہ چھ روپے ارسال کئے۔ عزیز الرحمن حیدری اور مدیر خدام الدین کو خطوط لکھ کر بھیج لکھے۔

☆ مولانا سعد الدین کا مکتوب بسلسلہ دعوت برائے میرہ موصول ہوا۔

حسرت محرومی زیارت مرکز علم و ادب العلوم و ہنر و مرقہ حضرت مدظلہ العالی

حضرت شیخ مدنیؒ کے مدفن و مسکن اور حضرات اکابر کے توجہات کے مرکز و نشاء کمالات دارالعلوم دیوبند سے اب تک محروم رہنے پر دل بے قرار اور غیر مطمئن و پریشان ہے، ہارگاہ الہی میں بعد عجز و اعتراف تقصیر عرض کرتا رہتا ہوں کہ اس کعبہ علم و مرکز، ارادات میں قیام کے لئے کوئی صورت نکال دے۔ وما ذالك على الله بعزيز

حضرت شیخ کے انوار و برکات سے اس سیاہ کار بھی مستفید کرو۔ حضرت شیخ قدس سرہ العزیز کے وصال اور اس آفتاب عالم تاب کے روپوش ہونے کو بھی چھ ماہ ہوئے۔ لیکن خدام اور عشاق کے لئے اب تک ذکر و مذاکرہ موجب اطمینان و دل و جان بقول مولانا نجم الدین اصلاحی حضرت کے متوسلین کی حالت یہی رہتی ہے۔

یہی کہہ کہہ کے ایک بیمار غم روتا ہے راتوں کو
کہ جب سے تم مجھے ہو دل کی دیرانی نہیں جاتی

مطالعة "کاروان خیال"

يشتمل على المصنوعات الشريفة السنية البهية الذائقة الخالدة بمن الامام محي الدين ابي الكلام
وصديقه المخلص المحترم النواب حبيب الرحمن خان الشيروانى

۶ مضمت الدهور وما اتين بمثلهم ونصيرانى فمعجز عن نظراء

کاروان خیال کے بعض چیدہ چیدہ اشعار جوان دونوں زعماء کے منتخبات ہیں۔ یہاں زیب بیاض کئے جاتے ہیں کسی نے کتاب کے مقدمہ میں کیا خوب عنوان باعہا۔

۱۔ علم را آں زہاں نبود کہ سز عشق گوید باز
بدوں از حد تقریر است شرح آرزو مندی

۲۔ زخیل درد کشاں غیر مانماد کے
بیار ہادہ کہ ماہم غمخیم بے

۳۔ گرچہ دور یم بیاد تو قدح می نوشیم
بعد منزل نہ بود در سفر روحانی

۴۔ دل کی آرزو مندوں کو صفوں پر بکھیر رہا ہوں

۵۔ درپچ لسنہ لفظ امید نیست
دیگ نامہ ہائے تمنا نوشتہ ایم

(آزاد)